میں ۲۰صفحات کا ایک گوشوارہ خلفاے اسلام کے ناموں، ان کے زمانۂ خلافت اور ان کے دارالخلافوں کے ناموں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور کے چند اہم واقعات (زکوٰۃ کی ادایگی سے انکار، سرحدوں پر حملے اور پانچ افراد کے نبوت کے دعوے وغیرہ) کا ذکر ہے۔ اسی طرح ایک ایک کر کے جملہ مابعد خلفا کے حالات، ان کے دورِ خلافت کے عام اقدامات، طرزِ حکومت، فتوحات اور ان کے کارناموں کا بیان ہے۔ اُموی اور عباسی خلفا (وہ خود کو 'خلفا' کہتے تھے، حالانکہ تھے: 'بادشاہ') کا تذکرہ اور ان کے عہد کے واقعات نسبتاً مختصر ہیں۔ کتاب میں تفصیل کی گنجایش ہی نہ تھی تاہم چیدہ چیدہ واقعات اور اہم باتیں شامل ہیں۔ آخر میں عثمانی خلفا کے حالات اور ان کی فتوحات کا مختصر ذکر ہے۔

اس کتاب کی اصل اہمیت یہ ہے کہ یہ ۱۳۳۱ برسوں کے حالات و واقعات کا زمانی گوشوارہ (chronology) ہے جس میں ممکن حد تک ہر خلیفہ کی تاریخ پیدایش، تاریخِ وفات اور عہد خلافت کا زمانہ، اسی طرح اس کی مدتِ خلافت کا تعین کیا گیا ہے۔ حوالے کی یہ کتاب بہت سی ضخیم کتابوں کا نچوڑ ہے۔ پونے تین سو صفحات کے کوزے میں ساڑھے تیرہ سو سال کی طویل مدت کا دریا بند کرنا آسان نہ تھا مگر فاضل مصنف نے یہ کر دکھایا۔(رفیع الدین ہاشمی)

روشناس، زاہد منیر عامر۔ ناشر: کلیہ علوم شرقیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ادبیات میں تخیل کی رفعت تاثیر اور تخلیقی حُسن فن پارے کی بقا اور مقبولیت کا ضامن ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نظم و نثر کے ظہور کے ساتھ ہی زمانے کی نظریں اس کے حُسن و قبح، فنی معیار اور ادبی محاسن پر مرتکز ہو جاتی ہیں۔ تحسینِ نظم و نثر کے پیمانوں پر پورا اُترنے والے ادب پاروں کو قبولِ عام کی سند سے نوازا جاتا ہے۔ یہی ادب پارے زندہ رہتے ہیں، جب کہ غیر معیاری تحریریں زمانے کی گرد میں دب کر فراموش کر دی جاتی ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب میں جدید اُردو شاعری اور نثر کے میلانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تنقیدی مضامین گذشتہ ۲۵، ۲۶ برسوں میں لکھے گئے، تاہم ان مباحث کی تازگی اور اسلوبِ بیان کی شگفتگی آج بھی قائم ہے۔ ان میں بعض مضامین کتابوں پر تبصرے کے ذیل میں آتے ہیں اور بعض

نگارشات علمی، تنقیدی اور تجزیاتی ہیں۔ مجید امجد کی شاعری کا زمان و مکان کے حوالے سے جائزہ لے کر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ مجید امجد کے ہاں وقت مجتمع ہو کر لمحہ موجود میں سمٹ آیا ہے۔ مجید امجد کے ہاں زمانے کے حوالے سے مسلسل ایک ارتقائی سفر پایا جاتا ہے (ص ۲۳)۔ وقت کی بحث وزیر آغا کی تین کتابوں: شام اور سایے، دن کا زرد پہاڑ اور نردبان کے جائزے میں بھی جاری رہتی ہے۔ وہی وقت جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ کائناتی تغیّر کا احساس ہے (ص ۲۵)، مضمون 'زمان و مکان کی صلیب' میں ماضی، حال اور مستقبل کے الفاظ میں ڈھل جاتا ہے (ص ۹۱)۔ شعری مطالعے کے ۱۲ مضامین ہیں۔ پاکستان میں لکھی گئی اُردو کی جدید شاعری کے رجحانات، میلانات اور امکانات کا جائزہ لے کر اُردو شاعری کے روشن مستقبل کی نوید سنائی گئی ہے۔

نثری مطالعے میں بھی کتابوں پر تنقید، محاکمہ اور مبصرانہ نکتہ طرازیاں ملتی ہیں۔ ول ڈیورانٹ اور ان کی اہلیہ کی تصنیف The Lessons of History کا تنقیدی جائزہ مصنف کی وسیع النظری، ژرف نگاہی اور ان کی عادلانہ نکتہ آفرینیوں کا ثبوت ہے۔ انھوں نے مصنفین کی جانب داری، تعصب اور اسلام دشمنی کی نشان دہی کرتے ہوئے مدلل و مسکت جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ قرآنِ مجید کو یہودیت سے ماخوذ قرار دینے والے ان بے خبر مصنفین کو مضمون نگار نے سورۂ فرقان کی آیت ۴، ۵ کے حوالے سے حقیقت حال سے باخبر کیا ہے۔ سیرت النبیؐ پر لکھنے والوں کے لیے یہ مسئلہ ہمیشہ زیر بحث رہا ہے کہ وہ ضعیف اور مرفوع روایات سے دامن کیسے چھڑائیں۔ مضمون نگار نے سوال اُٹھایا ہے کہ ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ترجیح کس کو دیں؟ حدیث کو یا تاریخ کو؟ (ص ۱۷۹)۔ ہمارے خیال میں شبلی نعمانی نے اس سوال کا جواب سیرت النبیؐ (جلداوّل) میں دینے کی کوشش کی ہے۔ توجہ طلب امر یہ ہے کہ کتاب کے صفحہ ۱۱۴ اور صفحہ ۱۱۵ پر دی گئی قرآنی آیات، پاک و ہند میں متداول قرآنِ مجید کے عربی متن کے مطابق نہیں ہیں۔ (ظفر حجازی)

شہید عبدالقادر مُلاؒ، مرتبین: سلیم منصور خالد، طارق محمود زبیری۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور-۵۴۷۹۰۔ فون: ۳۵۴۳۴۹۰۹-۰۴۲۔ صفحات: ۵۲۰۔ قیمت: ۴۵۰ روپے۔

عبدالقادر مُلاؒ کی شہادت بلاشبہہ اہلِ اسلام کے لیے ایک المیہ ہے، مگر اصل المیہ یہ ہے کہ پورا عالم اسلام (چند مستثنیات کے سوا) سویا ہوا ہے۔ دوسروں کا تو کیا گِلہ، خود پاکستان جس کی بقا اور